(EDITORIAL) اداریہ

محرم کا سفر - صفر

ماہ صفر میں کرب و بلا کا سفر کیا

یونسؔ زید پوری

یہ ایک مرثیہ کا مطلع ہے جو شاعر نے اپنے سفر زیارت کے سلسلہ میں کہا تھا۔ مطلع بالکل سادہ سا لگتا ہے۔اس میں واقعہ کا سیدھا بیان ہے، مگر شاعر تو پھر شاعر ہوتا ہے۔اس کا بیان اتنا سیدھا ہو تو پھر شاعری کیا رہے۔ دیکھئے تو ذرا، یہ مطلع ایک بہت بڑی حقیقت کو اپنے دامن میں چھپائے ہے۔محرم یعنی کربلا کا سفر صفر میں ہوا۔ ظاہر ہے ’کربلا‘ عاشور تک یا محرم تک محدود نہیں رہی، بلکہ ’کربلا ایک ابدی جنگ ---‘ کی شان سے زمان و مکان پر چھاتی چلی گئی۔شاید یہ جنگ محرم میں اور کربلا تک سمٹ جاتی اگر جنگ چھیڑنے والے انتہا کے ظلم توڑنے کے بعد اپنے جور و ستم کا پٹارہ وہیں میدان جنگ میں بند کر دیتے۔تب بھی تاریخ انسانیت انہیں ظلم و ستم کا استعارہ قرار دیتی۔ یہ بھی کوئی کم بڑا خطاب تھا لیکن طاقت واقتدار کے نشہ میں ان کی بدہمتی نے ھل من مزید کا نعرہ بلند کیا۔ان کی تلوار کی دھار تو خون شہیداں سے کند پڑ چکی تھی، انہوں نے آگے بڑھ کر ’قید وتشہیر‘ کا بازار گرم کیا، کربلا کو کوفہ اور شام تک، رن (میدان کارزار) کو بازار اور دربار تک کھینچا۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ جیسے محرم (امام مظلومؑ) نے طاقت کی تعریف بدل دی، اسی طرح یہ اسیر قافلۂ مظلومیت (وصداقت) عزت ورسوائی کی تعریف بدل کر رہے گا۔ کچھ نہیں تو کوفہ اور شام کے دربار میں اسیر قافلہ کے تیور اور خطبوں کو دیکھئے۔ پھر یزید سے پوچھئے کہ جناب زینبؑ اور امام زین العابدینؑ کے زمزم آشنا خطبوں کے بعد اس کی بولتی کیوں بند ہوگئی؟ اس کے مرغے کی ایک ٹانگ سوال بیعت کو کیا ہوا؟ اب امام حسینؑ نہیں ہیں تو کیا ہوا، ان کا وارث تو ہتھکڑی بیڑی اور طوق میں جکڑا اس کے دربار میں ہے، ذرا بیعت کا سوال کر لے!

یہ نہیں تو اسی طرح تاریخ کا قلم بھی اس کی قید میں ہے، کم سے کم تاریخ میں یہ جھوٹ سہی درج کرا دے کہ ’حسینؑ کے وارث نے بیعت کر لی‘!!

اس پر ’بولتی بند‘ یزید بھی اشارے سے یہی کہتا ہوا ملے گا کہ چپ رہو، صفر ہے، محرم کا سفر جاری ہے---

کربلا میں میری طاقت گئی اور شام میں میری عزت۔

پس نوشت (P.S.): اس محرم میں ایک جانبدارانہ رویہ کی اسیر لکھنؤ کی شہری انتظامیہ نے محرم منانے والے عزاداروں پر کچھ پابندیاں عاید کر دیں اور ان کے جائز آئینی حقوق کی سدراہ ہوئی اس کا عزاداروں نے کچھ جواب نہ دیا۔ان کی یہی خاموشی جواب ہے: کیا اچھا جواب دیا!! فضاؤں میں بیزبانی کا بینر لگ گیا: محرم کا سفر جاری ہے۔

(م.ر.عابد)